جدید نظر ثانی ایڈیشن

وفاق المدارس کے نصاب کے تحت پڑھائی جانے والی علمِ کلام کی شہرۂ آفاق کتاب
شرح العقائد النسفیۃ کی جامع اور آسان اردو شرح

توضیح العقائد

في حلِّ

شرح العقائد

مؤلف
استاذ العلماء حضرت مولانا اکرام الحق
مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان

جانشین جامع المعقول والمنقول رئیس المدرسین حضرۃ مولانا
ظہور الحق نور اللہ مرقدہ استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

خصوصیات

- اعراب
- ترجمہ
- تقطیع عبارت واغراض
- مختصر اور سہل انداز میں عبارت کی وضاحت
- فوائد عجیبہ

جامعہ عمر بن الخطاب رض
سوفٹی روڈ چوک فاروق اعظم شاہ رکن عالم کالونی ملتان، فون: 061-4555183

وفاق المدارس کے نصاب کے تحت پڑھائی جانے والی علمِ کلام کی شہرۂ آفاق کتاب

شرح العقائد النسفیۃ کی جامع اور آسان اردو شرح

توضیح العقائد

فی حلِّ

شرح العقائد

خصوصیات

اعراب | ترجمہ | تقطیع عبارت واغراض | مختصر اور سہل انداز میں عبارت کی وضاحت | فوائد عجیبہ

تالیف

اُستاذ العلماء حضرت مولانا **اکرام الحق**

مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان

جانشین جامع المعقول والمنقول رئیس المدرسین حضرت مولانا

ظہور الحق رحمہ اللہ اُستاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

جامعہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

[illegible]

ملتان فون 061-4555183

نام کتاب.................. توضیح العقائد فی حل شرح العقائد

مؤلف.................. مولانا اکرام الحق صاحب

مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک، ملتان۔ ۰۳۰۰۷۳۱۹۳۵۲

سن طباعت ثانی........ .... ماہ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ/دسمبر ۲۰۱۲ء

کمپوزنگ...... .... مولوی محمد فیاض ندیم (خیر المدارس ملتان)، شمس مصطفیٰ (عمر بن الخطاب ملتان)

تعداد.................. ۱۱۰۰

﴿......رابطہ کے لیے......﴾

☆ مولانا اکرام الحق صاحب مدرس جامعہ عمر بن الخطاب
۰۳۰۰۷۳۱۹۳۵۲

☆ اسٹاکسٹ: مکتبہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان
۰۳۰۱۷۵۷۴۹۷۷

﴿......ملنے کا پتہ......﴾

☆ ادارۃ الانور، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆ کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی

☆ ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆ مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ نزد خیر المدارس ملتان

☆ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان

☆ مکتبہ سید احمد شہید، اُردو بازار لاہور

☆ مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

☆ وحیدی کتب خانہ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور

☆ کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆ مکتبہ العارفی، ستیانہ روڈ، فیصل آباد

طباعت ـــــ فیصل فدا پرنٹنگ پریس ملتان ـ فون 061-4570046

☆☆☆☆☆☆

اَنْ يُّنَبَّهُوْا عَلَيْهِ فَيَنْتَهُوْا عَنْهُ هٰذَا كُلُّهٗ بَعْدَ الْوَحْيِ وَ اَمَّا قَبْلَهٗ فَلَا دَلِيْلَ عَلَى امْتِنَاعِ صُدُوْرِ الْكَبِيْرَةِ وَذَهَبَتِ الْمُعْتَزِلَةُ اِلَى امْتِنَاعِهَا لِاَنَّهَا تُوْجِبُ النَّفْرَةَ الْمَانِعَةَ عَنْ اِتِّبَاعِهِمْ فَتَفُوْتُ مَصْلِحَةُ الْبِعْثَةِ وَالْحَقُّ مَنْعُ مَا يُوْجِبُ النَّفْرَةَ كَعَهْرِ الْاُمَّهَاتِ وَالْفُجُوْرِ وَالصَّغَائِرِ الدَّالَّةِ عَلَى الْخِسَّةِ وَمَنَعَتِ الشِّيْعَةُ صُدُوْرَ الصَّغِيْرَةِ وَالْكَبِيْرَةِ قَبْلَ الْوَحْيِ وَ بَعْدَهٗ لٰكِنَّهُمْ جَوَّزُوْا اِظْهَارَ الْكُفْرِ تَقِيَّةً۔

ترجمہ: اور اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ انبیاء کذب سے معصوم ہیں خاص کران امور کے سلسلے میں کہ جن کا تعلق شرائع اور تبلیغ احکام اور امت کی رہنمائی سے ہے، بہرحال عمداً تو بالا جماع معصوم ہیں (کذب سے) اور بہر حال سہواً، تو اکثر لوگوں کے نزدیک۔ اور انبیاء کے معصوم ہونے میں تمام گناہوں سے تفصیل ہے اور وہ تفصیل یہ ہے کہ کفر سے معصوم ہیں وحی سے پہلے بھی اور وحی کے بعد بھی۔ اور اسی طرح جمہور کے نزدیک کبائر کا عمداً ارتکاب کرنے سے بھی (معصوم ہیں) اس میں فرقہ حشویہ کا اختلاف ہے اور اختلاف صرف اس میں ہے کہ تعمد کبائر کا امتناع دلیل نقلی سے ہے یا دلیل عقلی سے۔ اور بہرحال سہواً تو اکثر لوگوں نے اس کو جائز قرار دیا ہے، بہرحال صغائر وہ جمہور کے نزدیک عمداً جائز ہے برخلاف جُبائی اور اس کے متبعین کے اور سہواً بالاتفاق جائز ہے بجز ایسے صغیرہ کے جو گھٹیا پن پر دلالت کرے جیسا کہ ایک لقمہ کی چوری اور ایک دانہ کی ناپ تول میں کمی کرنا لیکن محققین نے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ اس پر متنبہ کئے جائیں تو وہ اس سے رک جائیں۔ یہ ساری بات وحی کے بعد کی ہے اور بہرحال وحی سے پہلے کبیرہ کے صدور کے ممتنع ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور معتزلہ اس کے ممتنع ہونے کی طرف گئے ہیں اس لئے کہ کبیرہ نفرت پیدا کرے گا جو لوگوں کو ان کی پیروی کرنے سے مانع ہے تو بعثت کی مصلحت فوت ہو جائے گی اور حق ان گناہوں کا انکار ہے جو نفرت کو واجب کریں جیسے ماؤں سے زنا کرنا اور بدکاری کرنا اور ایسے صغائر جو گھٹیا پن پر دال ہو اور شیعوں نے صغیرہ وکبیرہ کے صدور کا وحی سے پہلے اور وحی کے بعد کا انکار کیا ہے لیکن انہوں نے بطور تقیہ اظہارِ کفر کو جائز قرار دیا ہے۔

قولہ و فی هٰذا اشارة الی ان الانبیاء الخ یہاں سے شارحؒ انبیاء علیہم السلام کی معصومیت وغیرہ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بحث وگفتگو فرما رہے ہیں۔ اس بحث کے چار حصے ہیں: (۱) کذب فی التبلیغ (۲) کفر قبل النبوت و بعد النبوت (۳) بعد النبوت کبائر وصغائر کا صدور (۴) قبل النبوت کبائر وصغائر کا صدور۔

اب ہر ایک کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

(۱) انبیاء علیہم السلام کذب سے معصوم ہوتے ہیں خصوصاً وہ امور جو شرائع اور تبلیغ احکام اور امت کی رہنمائی کے متعلق ہیں، ورنہ لوگوں کو نبی کی بات پر اعتماد نہ رہے گا اور ایسی صورت میں وہ لوگ نبی کی پیروی نہیں کریں گے۔ یہ نبوت و رسالت کی حکمت کے منافی ہے اور عمداً جھوٹ بولنے سے بالاجماع انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں، باقی سہواً جھوٹ بولنا رہا، تو

اس کے بارے میں جمہور متکلمین کا عقیدہ یہ ہے کہ اس سے بھی انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں اگرچہ بعض حضرات نے اس میں اختلاف بھی کیا ہے، لیکن پہلا قول حق پر مبنی ہے۔ کذب کے علاوہ باقی گناہوں کے بارے میں تفصیل ہے نمبروار اس کی وضاحت کی جارہی ہے۔

(۲) انبیاء علیہم السلام کفر سے بالاجماع معصوم ہیں کسی زمانہ میں بھی کفر کا صدور نہیں ہوا نہ نبوت ملنے سے پہلے اور نہ ہی نبوت ملنے کے بعد۔

(۳) نبوت کے بعد عمداً کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے معتزلہ سمیت جمہور متکلمین کے نزدیک معصوم ہیں البتہ اس میں فرقہ حشویہ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ انبیاء سے کبیرہ گناہوں کا صدور ہوسکتا ہے۔ فرقہ حشویہ مبتدعین میں سے ایک فرقہ ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ خراسان کی ایک بستی کا نام حشو ہے اس کی طرف نسبت کر کے حشویہ کہلاتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ حشو کا معنی ہے فضول کلام، چونکہ یہ لوگ بلاتحقیق روایت پر اعتبار کرتے تھے اس لئے ان کو حشویہ کہا جاتا ہے۔

بہرحال انبیاء سے عمداً کبائر کا صدور ممتنع ہے مگر اس امتناع میں اختلاف ہے کہ آیا یہ امتناع دلیل نقلی سے معلوم ہوا ہے یا دلیل عقلی سے، تو جمہور اشاعرہ کہتے ہیں کہ کذب فی التبلیغ سے معصوم ہونا دلیل عقلی سے معلوم ہوا ہے اور عقلی دلیل معجزہ ہے اور کذب کے علاوہ باقی گناہوں کے صدور کا امتناع دلیل نقلی یعنی نصوص اور اجماع سے معلوم ہوا ہے قاضی ابوبکر باقلانیؒ کے نزدیک یہی مختار ہے۔ اور جمہور معتزلہ اور بعض اشاعرہ کے نزدیک کبیرہ گناہوں کے صدور کا امتناع دلیل عقلی سے معلوم ہوا ہے اور دلیل عقلی یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں کا صدور لوگوں کے لئے باعثِ نفرت بنے گا اور لوگ نبی کی اتباع سے باز رہیں گے جو ارسالِ رُسُل کی حکمت کے منافی ہے، اسی کو استاذ ابواسحٰق اسفرائنی نے پسند کیا ہے۔ اور انبیاء سے کیا کبائر کا صدور سہواً ہوسکتا ہے یا نہیں؟ تو اکثر لوگوں نے اس کو جائز قرار دیا ہے مگر قاضی عیاضؒ نے عمداً اور سہواً کی قید کے بغیر کبیرہ گناہوں سے انبیاء کے معصوم ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔

نبوت ملنے کے بعد آیا صغیرہ گناہوں کا صدور عمداً انبیاء سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟ شارح علامہ تفتازانیؒ نے یہاں صاحب مواقف کی پیروی کرتے ہوئے جائز قرار دیا ہے مگر شارحؒ نے اپنی دوسری کتابوں میں مثلاً تہذیب اور شرح مقاصد میں عمداً اصغائر کے صدور کے ناجائز ہونے کو مختار قرار دیا ہے، جبکہ جمہور کے نزدیک عمداً اصغائر کا صدور انبیاء سے ہوسکتا ہے، البتہ معتزلہ میں سے جُبائی اور اس کے متبعین کا کہنا ہے کہ صغائر کا صدور سہواً یا خطاءِ اجتہادی کے طریقہ پر ہوسکتا ہے نہ کہ عمداً۔

رہا نبوت ملنے کے بعد سہواً اصغائر کا صدور، تو یہ بالاتفاق جائز ہے مگر ایسے صغائر کا صدور سہواً بھی نہ ہوگا جو رذالت پر دلالت کرے، مثلاً ایک لقمہ کی چوری کرنا یا ایک دانہ کے وزن کے برابر تول میں کمی کرنا، مگر محققین نے ساتھ ساتھ یہ شرط بھی لگائی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو متنبہ کیا جائے کہ یہ کام آپ کی شان کے لائق نہیں ہے تو وہ

فوراً اس سے رک جائیں پھر اس کے قریب نہ جائیں۔

یہ ساری تفصیل بعد وحی سے متعلق تھی، اب نمبر۴ میں قبل الوحی (قبل النبوت) کے متعلق بحث ہے۔

(۴) نبوت ملنے سے قبل گناہوں سے معصوم ہونے کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ وحی سے پہلے انبیاء سے کبیرہ کے صدور کے ممتنع ہونے پر کوئی دلیل نہیں، اکثر اہل السنّت والجماعت اور بعض معتزلہ کا یہی مذہب ہے اس کے برخلاف باقی معتزلہ اور بعض اہل السنّت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ نبوت ملنے سے قبل کبیرہ کا صدور بھی ممتنع ہے کیونکہ اس کا صدور لوگوں کو نبی کی اتباع سے باز رکھے گا اور یہ ان کو مبعوث کرنے کی حکمت ومصلحت کو فوت کردے گا حالانکہ بعثت کی حکمت یہ ہے کہ امت ان کی اقتداء کرے۔ اس کے بعد شارح علامہ تفتازانیؒ حق بات بتلا رہے ہیں فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ ایسی بات ممتنع ہے کہ جو موجب نفرت ہو خواہ ان سے ہو یا ان کے آباء سے۔ جیسے ان کی ماؤں کا (معاذ اللہ) زانیہ ہونا یا خود انبیاء کا (معاذ اللہ) زنا کرنا اور ایسے صغائر کا صدور بھی نہ ہوگا جو خست اور رذالت پر دلالت کریں۔ اس کے بعد شارحؒ نے شیعہ کا مذہب بیان کیا ہے کہ ایک طرف تو انبیاء کی عصمت کے بارے میں اس قدر غلو اور افراط سے کام لیا کہ انہوں نے کہا کہ نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد عمداً یا سہواً صغیرہ اور کبیرہ کا صدور ممتنع ہے اور دوسری طرف اس قدر کوتاہی اور تفریط سے کام لیا اور کہا کہ بطور تقیہ کفر کا اظہار جائز ہے یعنی دشمنوں کے خوف سے کفر کا اظہار جائز ہے، تقیہ کی نسبت جعفر صادق کی طرف کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ تقیہ میرے اور میرے آباء کا دین ہے، تقیہ کو جائز قرار دینا یہ انبیاء پر سراسر بہتان اور افتراء ہے کیونکہ انبیاء اور ان کے متبعین کے بارے میں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اپنی قلیل تعداد اور دشمنوں کی کثیر تعداد کے باوجود سلطان جابر کے سامنے بھی انہوں نے حق کا اظہار کیا ہے ان کے استقلال میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا۔

إِذَا تَقَرَّرَ هٰذَا فَمَا نُقِلَ عَنِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِمَّا يُشْعِرُ بِكِذْبٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ فَمَا كَانَ مَنْقُوْلًا بِطَرِيْقِ الْآحَادِ فَمَرْدُوْدٌ وَمَا كَانَ بِطَرِيْقِ التَّوَاتُرِ فَمَصْرُوْفٌ عَنْ ظَاهِرِهٖ إِنْ أَمْكَنَ وَإِلَّا فَمَحْمُوْلٌ عَلٰى تَرْكِ الْأَوْلٰى أَوْ كَوْنِهٖ قَبْلَ الْبِعْثَةِ وَتَفْصِيْلُ ذٰلِكَ فِي الْكُتُبِ الْمَبْسُوْطَةِ۔

ترجمہ: جب یہ بات ثابت ہوگئی تو انبیاء سے جو ایسی باتیں منقول ہیں جو کذب یا معصیت پر دلالت کرتی ہیں تو جو بطریق آحاد منقول ہیں وہ تو مردود ہیں اور جو بطریق تواتر منقول ہیں ان کو ان کے ظاہر سے پھیر دیا جائے گا اگر ممکن ہو ورنہ ترک اولیٰ پر یا اس کے قبل البعثت ہونے پر محمول کیا جائے گا اور اس کی تفصیل بڑی کتابوں میں ہے۔

قولہ اذا تقرر ھٰذا الخ شارحؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ تقریر سے انبیاء علیہم السلام کی عصمت ثابت ہوگئی تو اب وہ باتیں جو انبیاء سے متعلق ہیں جو کذب اور معصیت پر دلالت کررہی ہیں، ان کے بارے میں شارحؒ فرمارہے ہیں کہ اگر وہ خبرِ آحاد کے طریقہ سے منقول ہیں تو وہ مردود ہیں کیونکہ انبیاء کی طرف معصیت کی نسبت کے مقابلہ میں راویوں کی طرف

خطا اور کذب کی نسبت کرنا اولیٰ ہے۔ اور اگر وہ تواتر کے طریقہ سے منقول ہیں تو پھر ان کو ظاہر سے پھیر دیا جائے گا اگر ممکن ہو ورنہ اس میں دو تاویلیں کی جائیں گی (۱) یا ترک اولیٰ پر محمول کیا جائے گا (۲) یا پھر ان کو قبل البعثت پر محمول کیا جائے گا۔ مثلاً نبی علیہ السلام کے بارے میں یہ منقول ہے کہ حضرت زینبؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسین معلوم ہوئیں جب آپ نے ان کو دیکھا جب زید کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے طلاق دیدی تو نبی علیہ السلام نے حضرت زینبؓ سے نکاح کر لیا، یہ غلط بات ہے اور باطل ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں قرآن پاک میں آیا ہے "اِنِّیْ سَقِیْمٌ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا" اور اپنی بیوی کے بارے میں "هٰذه اختی" کہنا یہ بظاہر سامع کی سمجھ کے اعتبار سے جھوٹ ہے جو بطریق تواتر منقول ہیں تو ان کو ظاہر سے پھیرا جائے گا کیونکہ یہ کنایات ہیں، یا ترک اولیٰ پر محمول کیا جائے گا جیسے "آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی" اور موسیٰ علیہ السلام کا قول "رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ" ان حضرات کے کمال مرتبت کی وجہ سے ترک اولیٰ کو عصیان سے تعبیر کر دیا گیا ہے اور ترک اولیٰ پر انبیاء کا استغفار تواضع کی بنیاد پر ہے ورنہ وہ ذنب باعث عقاب نہیں یا پھر قبل البعثت پر محمول کیا جائے گا جیسا کہ آدم علیہ السلام کا قصہ اکل شجرہ کے بارے میں ہے۔ شارحؒ فرماتے ہیں کہ اس کی پوری تفصیل بڑی کتابوں میں دیکھیں جیسے شرح مواقف، شرح عقائد، قاضی عیاض کی شفاء کتاب ہے۔

وَاَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٌ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ اَلْاٰیَةَ وَلَاشَكَّ اَنَّ خَیْرِیَّةَ الْاُمَّةِ بِحَسْبِ كَمَالِهِمْ فِی الدِّیْنِ وَ ذٰلِكَ تَابِعٌ لِكَمَالِ نَبِیِّهِمُ الَّذِیْ یَتَّبِعُوْنَهٗ وَالْاِسْتِدْلَالُ بِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَافَخْرَلِیْ ضَعِیْفٌ لِاَنَّهٗ لَایَدُلُّ عَلٰی كَوْنِهٖ اَفْضَلَ مِنْ اٰدَمَ بَلْ مِنْ اَوْلَادِهٖ۔

ترجمہ: اور انبیاء میں سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بوجہ باری تعالیٰ کے فرمان کہ تم سب سے افضل امت ہو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ امت کا بہتر و افضل ہونا دین میں ان کے کامل ہونے کے اعتبار سے ہے اور یہ (دین میں کامل ہونا) ان کے نبی کے کمال کے تابع ہے کہ جس کی وہ پیروی کرتے ہیں اور نبی علیہ السلام کے فرمان "انا سید ولد آدم الخ" سے استدلال ضعیف ہے اس لئے کہ یہ (حدیث) آپ کے آدم سے افضل ہونے پر دلالت نہیں کرتی بلکہ ان کی اولاد سے افضل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

قولہ وافضل الانبیاء محمد علیہ السلام الخ ماتنؒ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء سے افضل ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ شارحؒ نے اس پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے "كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو تمام امتوں سے افضل قرار دیا ہے اور امت کی افضلیت ان کے کمال دین کی وجہ سے ہے اور کمال دین اس نبی کے کمال کے تابع ہے کہ جن کی وہ پیروی کرتے ہیں، شارحؒ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام کے قول "انا سید ولد آدم الخ" سے آپ کے افضل الانبیاء ہونے پر استدلال کرنا کمزور ہے کیونکہ یہ حدیث